منشور محمدی

لا الٰہ الا اللہ — محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتور بہ انجیل بہ انجیل | گویان صفت و سیرت پیمبر و رسولند

نمبر ۳ | مطبوعہ ۷ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۵ فبروری سنہ ۱۸۷۴ ع | جلد ۲

اشتہار

بعد تحمید کرکگار دلنت جناب رسول مختار مشتاقان حق پسند کو بشارت و معاونان دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہہ اخبار خیرخواہ انام منشور محمدی نام عشرہ وار مہینے مین تین بار ۵ ۱۵ ۲۵ کو حلیہ طبع سے محلی حلیۂ اشاعت دکھاتا ہی - اپنی حق گوئی و حق بیانی سے ایک عالم کے پسند آتا ہی چونکہ مذہبی اخبار ہے - اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ اسکا خواستگار لہذا - قیمت کارریل مقرر ہی گویا خرف کر مول جواہر ہے یعنی سالانہ قیمت اس اخبار نادر روزگار کی بصیغہ پیشگی ۴ روپیہ ۲ ر ۴ محصول ڈاک ہی - مابعد کی کچھ شرط نہین امید قوی ہے کہ ناظرین حق پسند و معاونان دین اسلام اسکی خریداری فرمائین گے - تھوڑے سے صرف مین بڑا ابر پائین گے -

اشتہار

مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ پادریون کے بیجا لن ترانیان و بیجا اعتراضان جو آج کل دین اسلام پر صراحۃ اور کنایۃ ازراہ تعصب و عناد ہو رہے ہین رفع ہو جائین اور حق آشکارا ہو -

اطلاع

حضرات مراسلہ نویس کی خدمت عالیہ مین روشن ہو کہ خطوط مضامین وغیرہ اور اپنا نام و نشان بخط نستعلیق و واضح طور سے تحریر فرمایا کرین تا کارکنان پرچہ ہذا کو وقت تحریر و تفہیم نہو - اور سب کام جلدی سے ادا کی جائین

التماس

اس پرچہ کی بابت جن حضرات کو کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو - یا خریداری اس پرچہ کی مدنظر ہو - یا کوئی مضمون اس پرچہ مین مندرج ہونیکے لئے ارسال فرمانا ہو - یا زر قیمت اخبار یا کچھ روپیہ بطور حمایت و معاونت عنایت فرمانا ہو تو راقم آثم ہی

اطلاع نہ کی تو پھر نافرمانی اور سرکشی کی کیا معنی الحاصل
جب اون قوموں کو دعوت نہین کی گئی تو وہ نافرمان کسی
طرح نہین ہو سکتے پھر اون کو اس بیرحمی سے قتل کرنا
کہان تک بھی ذبح کئے جائین خلاف انصاف ہے
صاحب ہونا ثابت ہوا تو اب پادری صاحب فرمائین گے کا
مطلب سوا اسکے کیا ہوا کہ دعوت ایمان کر دادہ جب وہ
نمانین تو قتل کر دیجئے قتال محمدی اور جہاد موسوی
مین تین سے ساٹھ کا سا فرق ہوا یا کچھ۔ اسقدر تحریر
اگرچہ پادری صاحب کے رد کو کافی اور شافی تھا مگر
طالبان حق کے لئے جواب تحقیقی دیا چاہتا ہون۔
ناظرین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین وہ یہہ ہے کہ
اہل دانش خوب جانتے ہین کہ اللہ تعالی نے انبیاء
کرام کو اسی واسطے بھیجا ہے کہ خلق کو ہدایت کرین اور
ایمان کیطرف بلائین اور اسیبات کو خوب واضح کر دین
کہ جو کوئی اللہ کے راہ پر چلیگا اور اوسکے احکام کو
بجا لیگا اوسکے واسطے فلاح دارین ہے
اور جو کوئی سرکشی کریگا
اور کہا نہ مانیگا اوسپر اللہ نہایت ناخوش ہوگا
اور اوسپر اپنا عذاب بھیجیگا جب انبیاء کا بھیجنا ثابت
ہے تو بالضرور اون سے یہ امر بھی ظاہر ہونا چاہیے بعد
اسکے جب انبیاء اپنا کام کر چکین یعنی احکام الہی خلق اللہ
کو سنا دین تو جو شخص سرکشی کرے اور کہا نہ مانے تو
بیشک وہ مستحق سزا کا ہے اب جو کچھ عذاب الہی اوسپر
آئے اوسکا وہ مستحق ہو سکتا ہے اور جبتک کہ انبیاء دعوت
ایمان نکرین اور قبول کرنیکے بھلائی اور نہ قبول کرنیکی
برائی نہ بیان کر دین تو خداوند کریم کے شان رحمت
سے نہایت بعید ہے کہ کسیطرح کا عذاب نازل ہو الحاصل
اس بیان سے ثابت ہوا کہ قبل نزول عذاب کے انبیاء کو
دعوت ایمان کرنا اور قہر الہی سے ڈرانا ضرور ہے اس ترغیب
و ترہیب کو کوئی عاقل یہہ نہین کہہ سکتا کہ جبرا اقرار کرانا ہے
اب مین کہتا ہون کہ مطابق اس قاعدہ عقلیہ کے شریعت
محمدی مین کیا گیا جو لوگ قریب تھے اونکو اول زبانی
سمجھایا گیا اور عذاب الہی سے ڈرایا گیا اور اس وعظ و پند
مین جو کچھ شیطان کافرون کے طرف سے ہوئین اونپر
بھی صبر کیا اور جو لوگ بعید تھے اونکو نامہ بھیجکر آگاہ کیا
بعد ازان جب اونہون نے نمانا اور پیغمبر اوقات کے شر سے
کو نہایت مرتبہ کے مخالفین دیکھی گئے اوسوقت غضب الہی
جوش مین آیا اور اسنے ہاتھ مین اپنا عذاب نازل فرمایا
نافرمان مسلمان ... کی بات سے ماری گئی ذلیل خوار
ہوئے اب مین ایک امر نقل کرتا ہون کہ جو حضرت رسالت
مآب علیہ الصلوات والسلام نے ہرقل شاہ روم کو بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ رسولہ الی ہرقل
عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی فانی ادعوک بدعایۃ
اسلم تسلم یؤتیک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک
اثم الاریسیین یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم
ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا
ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا
مسلمون (متفق علیہ) شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے
جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہہ نامہ ہے محمد کیطرف
سے جو بندہ اللہ کا ہے اور رسول اوسکا طرف ہرقل کے جو
بادشاہ ہے روم کا سلام ہے اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی
یعنے اسلام لاوے اور نیک راہ چلے بہرحال ابتدا کے تحقیق
بلاتا ہون تجھکو ساتھ بلانے اسلام کے مسلمان ہو سلامت
رہیگا یعنے عذاب دنیا اور آخرت سے اور مسلمان ہوگا
تجھکو اللہ دوہرا ثواب اور اگر منھ پھیریگا تو اسلام قبول کرنے
سے تو تجھپر گناہ ہوگا تیری تابعدار رعیت کا یعنے اگر تو اسلام
نلائیگا تو تیرے تابعدار بھی تیرے سبب کفر مین پڑے
ہوئے ہونگے اے اہل کتاب اوطرف کلمہ اور دین کے کہ برابر تسلیم ہے
درمیان ہمارے اور تمہارے وہ کلمہ یہہ ہے کہ پوجین ہم
سوا اللہ کے کسیکو اور نہ شریک کرین اوسکے ساتھ
کسیکو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کے جیسا
فضارا نے حضرت عیسیٰ کو ٹھہرا رکھا ہے پس اگر منھ پھیرین
اہل کتاب اسبات کے قبول کرنے سے پس کہو مومنون کہ
گواہ رہو ای کافرو ہم ہین مسلمان۔

علامات حق پر واضح ہو کہ دعوت اسلام یہہ ہے جو اس نامہ
سے ظاہر ہوئے ایمان زبردستی نہین ہے نہ اکراہ محض ترغیب
ترہیب ہے اول یہ کہا کہ اسلام لاؤ تو سلامت رہوگے
یعنے دنیا مین عذاب قتال وغیرہ سے بچے رہوگے اور آخرت
مین عذاب جہنم سے نجات پاؤگے اور بہت بڑی اجر کے
مستحق ہوگے اور اگر تم نے دین حق کو نہ مانا اور نافرمانی
کے مجرم ٹھہروگے لائق سزا ہوگے دنیا مین اوسکی سزا
ہے کہ جزیہ دے ذلیل خوار ہو یا اوس کے خاص بندون کے
ہاتھ سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہو پس اسقدر زبان سے
کہنا دعوت اسلام ہے اب اگر کوئی شخص اسمین ترغیب
ترہیب جبر و اکراہ سمجھے تو اوسکی کج فہمی ہے کوئی عاقل اوسکو جبر
نہین کہہ سکتا تحریر بالسبق سے ظاہر ہوا کہ مقتضائے عقل
یہی ہے جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بعد از ان جب
رسالت مآب کا حکم الٰہی سنا چکے اور سرکش لوگ اپنی بدخوئی
سے باز آئے بلکہ اہل اسلام کی ایذا رسانی اور تضلیل کے
درپے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے غضب کا حکم نازل فرمایا کہ ان
نافرمانون کو قتل کرو اور خوب ذلیل و خوار بناؤ اس حال
و قتال کو دعوت ایمان سے کچھ تعلق نہین یہہ محض انکی
نافرمانی کی سزا ہے اور جسطرح یہہ امر شریعت محمدیہ مین ہے
اسی طرح شریعت موسویہ مین ہے کچھ فرق نہین پہلے اول
خلق کو وعظ و پند سے ہدایت کرین اور خدا کی طرف سے ڈرائین
اور جب وہ نہ مانین تو سزا دین چنانچہ استثنا کے ۲۰ باب
مین مذکور ہوا ہے ۱۰ ۔ ۱۴ تورات کے ماننے والے ترطبسہ

اور بعض مضمون اوسکا یہہ ہے اور ایسا ہوگا کہ اگر تو یہواہ
اپنے خدا کی آواز سنے اور اون سب حکمون پر جو مین آج کے
دن تجھے فرماتا ہون عمل کریگا یہواہ تیرا خدا تجھے زمین کے قومون
پر بالا کریگا یہواہ تیرے دشمنون کو جو تیرا سامنا کرینگے تیرے
روبرو مار یگا اگر تو یہواہ اپنے خدا کے حکمون کو حفظ کریگا
اور اوسکے راہون پر چلیگا تو یہواہ تجھے اپنا پاک بندہ
بنائیگا دیکھے اوسیکا خلاصہ آنحضرتؐ نے اپنے نامہ کے
شروع مین بیان کیا یعنے اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین
فرمانبرداری کر سلامت رہیگا تو اور دیگا اللہ تعالیٰ تجھ
ثواب دوہرا اور باب مذکور کی ۱۵ ورس سے آخر تک توریت
کے ماننے والون کو سخت ترہیب ہے بعض مضامین اوسکے
یہہ ہین۔ اگر تو یہواہ اپنے خدا کی آواز نہ سنوگا اور
دھیان رکھیگا اوسکے سارے حکمون پر عمل نکریگا تو
لعنتین تجھپر اوترینگی اور تجھے پکڑ لینگے یہواہ تجھپر لعنت
اور حیرت نازل کریگا یہان تک کہ تو ہلاک ہوگا اور
جلد نابود ہو جائیگا یہواہ تجھے تیرے دشمنون کے آگے
مار یگا تو ایک طرف سے منگنی کریگا اور دوسرا شخص
اوس سے ہم بستر ہوگا تیرا بیل تیرے آنکھون کے سامنے
ذبح کیا جائیگا اور تو اوسکا گوشت کھانے پائیگا تیرا گدہا
تیرے روبرو زبردستی کھینچا جائیگا اور تیرے پاس پھیر
تیرے دشمنون کو دیا جائیگا اور کوئی تیرا چھڑانے والا
نہوگا تیرے بیٹے اور بیٹیان دوسرے لوگون کو دی

جائینگی اور تیری آنکھین دیکھینگی اور تو ہمیشہ مغلوم اور ستایا
ہوا رہیگا تو پشیمان جنائیگا اور دے تیرے ہنوتلی کرے
اسیر ہو جائینگے الغرض بہت سے وعیدین حضرت
موسیٰؑ نے توریت کے نہ ماننے والون کو سنائین اب کوئی
کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ نے جبکہ توریت منوائی تو سب اہل دانش
بادریصاحب بھی اوسے بیوقوف اور نادان بتلائینگے۔
پس جسطرح حضرت موسیٰ نے لوگون کو خوف دلایا اسیطرح
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین نے
سرکشون کو ڈرایا اور کہا اگر ایمان نہ لاؤگے اور قران کو
نہ مانوگے تو ذلیل و خوار ہوگے قتل کئے جاؤگے بعد زبان
جب کافرون نے نہ مانا اور سرکشی سے باز نہ آئے تو جسطرح
حضرت رسول اللہ منکرون کو قتل کیا اور اسیر کیا
اسیطرح حضرت موسیٰ نے اپنے مخالفون کو قتل کیا اور
قیدی بنایا اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ وہ کونسی وجہ
ہے جسکی سبب سے قتال محمدی تو ظلم ٹہری اور جہاد موسوی
انصاف قرار پائی یہان ایک بات اور قابل سننے کے ہے
اوسے بھی مین بیان کرتا ہون۔ اتفاقاً ایک روز مجھسے اور
ایک عالم یہودی سے مناظرہ ہوا اوسنے جہاد مین
گفتگو شروع کی اور بعینہ پادری صاحب کے سی گفتگو کی
اوسنے یہ کہا کہ حضرت موسیٰ نے کہین یہ نہین کہا کہ توریت کو
ماننے والے قتل کئے جاؤگے مین نے استثنا ۲۰ باب نکالکر دیکھا
اور کہا کہ یہہ کیا لکھا ہے کہنے لگا کہ یہہ تو حکم خاص بنی اسرائیل

باہتمام محمد خان سکرٹری زمرہ احباب چاندراج پریس گلور مطبوع شد

کے پاس بھیجا جاوے - کیونکہ یہہ پرچہ ممبران زمرۂ احباب
کی ملکیت مین پورے طور سے آگیا ہے اور اسکا حق
اشاعت ابتدای جنوری ۱۸۹۴ء سے زمرہ مذکورۃ الصدر کے
نام ہو چکا ہی - اور حساب و کتاب اس اخبار کا بھی انہین سے
متعلق ہوگیا ہے المشتہر محمد بگ زمرۂ احباب
لاہور

منقولات اخبارات

لاہور

مولانا میرزا فتح محمد بیگ صاحب واعظ جو چند روز ہوے
امرتسر - جالندہر - لودہیانہ وغیرہ مقامات کی سیر کو
تشریف لیگئے تھے اب واپس لاہور آے -

میرزا صاحب کا ارادہ تھا کہ لودہیانہ سے پٹیالہ تشریف
لیجائین اور پنشر رامچندر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم
پٹیالہ سے کچھ زبانی گفتگو مذہب کی باب مین کرین - مگر
اتفاق وقت سے وہ ارادہ پورا نہو سکا - اب میرزا صاحب
پنشر صاحب سے ایک سوال کا جواب طلب کرتے ہین
اگر جواب پا دینگے تو شاید پھر اپنا ارادہ پورا کرین -
سوال یہہ ہے - جناب پنشر صاحب آپنے جو مذہب
ہندو ترک کرکے عیسویت اختیار کی قیاس سے معلوم
ہوا کہ مذہب ہنود اور جمیع ادیان آپکے نزدیک باطل ہین
اور حق ہے تو عیسوی مذہب سو اسکی حقیت اور انکی
بطلان کی دلایل مع وجہ ترجیح بیان فرماوین -
کچھ مسیح اور حواریون کا رسول اللہ ہونا ثابت کرنا

مناسب ہوگا مگر کسی امر کی ثبوت مین قرآن شریف سے
استدلال نکیا جاوے اسکے دو وجہ ہین -
ایک یہہ کہ اہل ہنود اور اہل چین کے نزدیک سند نہ
ہوگا - دوسرا یہہ کہ اس سے تسلیم رسالت مصطفوی
لازم آویگی فقط - پنجابی اخبار لاہور نمبر ۲ جلد ۲۰ -

یہدی بہ من یشاء

اخبار کوہ نور لاہور مورخہ ۲۴ جنوری جلد ۲ نمبر ۴ مظہر
ہی کہ ۱۶ جنوری کو بوقت ظہر خیر الدین صاحب برادر
چودہری عماد الدین صاحب نے دین اسلام قبول فرمایا -
انھون سے اس سے پیشتر عیسائیون پر چند سوال بھی
کئے تھے جنکا جواب نہین ملا - اب اونکا ارادہ ہے کہ
اون سوالون کو چھپوادین - منشور محمدی یہہ
نتیجہ ہے تعصب و عناد و ناحق کوشی و بے بصیرتی کو
دور کریگا - ہمکو امید ہے کہ ایسا ہی دوسرے مرتدین
وغیرھم بھی راہِ راست پر بہدایت حق جل و علا کسی
وقت آجائینگے واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق فقط

ڈاک پر ڈاکا غضب خدا کا

۲۰ ماہ گذشتہ مطابق ۱۰ جنوری سنہ حال کو
ایک اونٹ گاڑی جب مقام بجوڑ متصل سیتاپور پہونچی
چند لٹیرون نے کمین گاہ سے نکلکر گاڑی کو لوٹ لیا
ہر چند بیچارے مسافرون نے واویلا کی کہ ہمارا مال
واسباب لے لو مگر ہمکو مارو نہین اون بدمعاشون نے
کچھ نہ سنا ناحق مسافرون کو زخمی کیا اونٹ کو ایک

ہا ترین جان بلب کر دیا اسی اثنا مین پہلوان دین کی
شکرم اگئی اونمین چھ مسافر سوار تھے ڈاکون نے اون کو
بھی لوٹ لیا اور کوچبان اور سائیسون کو زخمی کیا اور گھوڑون
کو بھی مجروح کر ڈالا پھر سب مسافرون کو گاڑی کے باہر کھینچکر جو
مارا دو تین غریب مسافر زخمی ہوئے لوٹیرے مال و اسباب
مسافرون کا لوٹ لیا اور چلدئے کوچبان مع مسافرون مجروح
تہانہ کو چالان ہوا ہے دیکھئے تحقیقات اسکی کسطرح ہوتی ہے۔

عقل کو ہر کام مین دخل ہے

اخبار الامصار

اوہ اخبار سے مستنبط ہوا کہ چند روز ہوئے سلطنت
پروشس مین سونیکی چوری ہوئی تھی اور اب اوس چوری کو علمی
تجربہ سے دریافت کیا گیا ہے کیفیت اوسکی اسطرح پر ہے
کہ چند صندوقون مین سونا بھرا ہوا تھا اور وہ ایک مقام سے
دوسرے مقام کو جاتے تھے اونمین سے کسی نے سونا
نکال لیا اور بجای اوسکی ریت بھر دی جب گورنمنٹ کو معلوم
ہوا تو اوس نے یہہ حکم دیا کہ جن جن مقامون مین یہہ صندوق
رکھے گئے ہین اور جہان جہان سے روانہ ہوئے ہین
وہانکی ریت لائی جاوے پس ریت آئی تو وہ خورد بین سے
دیکھی گئی اور ایک مقام کی ریت صندوقون کی ریت سے
مطابق پائی گئی پس جس مقام سے وہ ریت آئی تھی
وہان چور کی تلاش کی تو وہ گرفتار ہوا۔ منہ

استنبول

پای تخت قسطنطنیہ سے تاریخ ۳ ذیقعدہ کا اخبار جواب
آیا اوسمین مرقوم ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین دو لیلۃ محسن جاں
سیر ایران مقام قنانک طرف واسطے مبارکباد بطریق روم
یعنی لارڈ نپ کل نصارا کے جو نیا مقرر ہوا ہی گئے ہین
کشف الاخبار

سلانیک

اخبار ملک سلانیک مین لکھا ہے کہ جناب دولت لواہب
مدحت پاشا والئی سلانیک نے ایک نیا مدرسہ صنایع کے
مقرر کرنے کا ارادہ کیا ہے اوسکی تیاری کی تجویز ہو رہی ہے فقط۔ منہ

مجلس منہرسوس

اس شہر کی بابین اخیر مجلس ہونیوالی تھی جمعہ کے دن ختم
ہو گئی اور تمام کیفیت بارگاہ سلطانی مین گذرنے سے منظور
و پسند خاطر حضرت سلطان بلند شان ہوئی اس سبب سے
وکلای اسٹریہ اور انطاکیہ و اسپانیہ اپنے ملکون کو واپس گئے

سفیر فرانس

دوشنبہ کے دن کونٹ دونو کی ایلچی دولت فرانس اپنے
مقام ماموریت دار الخلافہ مین داخل ہوا۔ فقط۔ منہ

سفیر دولت

روسیہ جنرال اغناتیف مقیم بارگاہ سلطانی عالی جناب شاہزادہ
ڈیوک اف ایڈن برو کی شادی کیواسطے پای تخت روس
کو جانے والا ہے فقط۔ منہ۔

بقیہ تزہیق البطلان

پس اگر یہہ تغیر باعتبار معانی کے ہو تو اوسکو تحریف معنوی
کہتے ہین اور اگر باعتبار لفظون کے ہو تو اوسکو تحریف لفظی کہتے
ہین اور یہہ معنی اصطلاحی اسلام کے معنی لغوی سے قریب تر ہے

متصل ہین اب ہم دعوی کرتے ہین کہ یہہ دعوی اسلام کا سچا
اور درست ہی اوسکو علمائی اسلام سابق بہت کتابون
مین دلایل قوی سے ثابت کر چکے ہین مثل اعجاز عیسوی
وغیرہ اب اس رسالہ مین کچھہ تو دلایل مندرجہ رسایل مولفہ
سابقہ سے اور کچھہ دلایل جدیدہ سے جو بندہ کو اقوال
علمای عیسائی اور معائنہ رسایل اون کے سے معلوم ہوئین
تحریف خیالی اور اصطلاحی اور عمدی اہل کتاب یعنی یہود و
نصارا کی کیا لفظی اور کیا معنوی تمام مجموعہ بیبل مین
ثابت کیجاتی ہے۔ اول سب سے واضح ہووے کہ
بیبل کی عبارت اور مضامین خود اسبات کے شاہد
ہین کہ پچھلے انبیا کی کتابون مین تحریف اور تغیر ہوتی رہی ہے
چنانچہ کتاب یرمیا کے باب ۲۳ درس ۵ مین لکھا ہے
بلکہ زمین اپنی ساکنان کے سبب ملوث ہے کیونکہ
شریعتون سے منحرف ہوے اوسکی قانون کو بدل دیا
اور عہد ابدی کو باطل کر دیا اور بیبل فارسی مطبوعہ ۱۸۲۰ء
عہد جدید مین یہہ عبارت یون ہے بلکہ زمین در زیر
ساکنانش ملوث ہوا زیرا کہ از شریعت ہا تجاوز کردہ
قانون خدایش را تغیر دادند و عہد ابدی را باطل
گردانیدند پھر کتاب یرمیا کے باب ۳۲ درس ۳۹
مین ہی لیکن پھر خدا کی نبوت کا ذکر نکرو کیونکہ ہر کسیکو
اسکا کلام بار کا حکم رکھیگا چونکہ تمنے کلمات خدای
حی یہوہ خدا ئے خود را تحریف کردہ ہے اور نسخہ
فارسی مطبوعہ ۱۸۲۰ء مین یہہ عبارت یون ہے۔

اما دیگر بار نبوت خداوند ذکر نخواہید زیرا کہ از برای ہر کس
کلامش حکم بار خواہد داشت چونکہ شما کلمات خدائی
حی خدای ما خداوند لشکرہا تبدیل نمودہ اید۔ اسی طرح
انجیل سے ثابت ہے کہ اصلی انجیل کے سوا اور انجیل
دوسری انجیل جعلی اور محرف بھی مشہور ہو گئی تھی اور لوگ
اوس کے معتقد ہو گئے تھے چنانچہ پولوس نامہ گلاتیون
کے باب اول درس ۶ و ۷ مین لکھتا ہے۔ ۶
مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنی جلدی اوس سے جس نے
تمہین مسیح کے فضل مین بلایا پھر کے دوسری خوشخبری
پر متوجہ ہوی۔ ۷ سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضی ہین جو
گھبرا کے اور مسیح کی خوشخبری اولٹ دینے چاہتے ہین۔
واضح ہو کہ خوشخبری ترجمہ انجیل کا ہے بعضی ترجمون مین
بجائے خوشخبری لفظ انجیل موجود ہے۔ اسی طرح نامہ
دوم پطرس کے دوسرے باب درس ۱ و ۲ و ۳ مین ہے کہ
جھوٹے نبی تم مین ہون گے اور ہلاک کرنے والی
بدعتین پوشیدہ لاوینگے اور لالچ سے باتین بنا کر تمکو اپنے
نفع کا سبب ٹھہراوین گے۔ ان عبارات سے واضح
ہوتا ہی کہ یہود و نصارا مین قدیم سے تحریف و تغیر و تبدیل
کتب مقدسہ اور ترویج جعلی کتب کے چلی آتی ہے اگرچہ
عیسائی لوگ ان عبارات سے یہہ سمجھتے ہین کہ کتب
الہامہ کی شرح معانی مین بعضے لوگ تغیر اور تبدیل کرتے ہو
چنانچہ فنڈر صاحب نے میزان الحق کے صفحہ ۲۱۲ کے دوسطر
اخیر مین یہہ عبارت لکھی ہے۔ باقی آیندہ۔ میرزا محمد

اعتراض ۲ غزوۂ بدر کے بعد محمد نے یہ بہتیرے
مین حکم دیا کہ اسیروان مین سے مقتدر اور عقبہ کو مار ڈالو کیونکہ
نضر نے اکثر عداوت کی راہ سے قرآن کو افسانۂ اگلے قصہ کا
مجموعہ کہتا تھا اور عقبہ نے ایک دن مکہ مین محمد کو وسط
کہتے وقت مارنیکا قصد کیا تھا مگر ابوبکر مانع ہوا۔

جواب اگر بدر کی لڑائی کے حالات پر تھوڑا سا انصاف
کر کے نظر کیجاوے تو جناب پیغمبر کے رحمدلی و شفقت
عفو عام اور دشمنون پر انعام کی صفت اور مقاتلات
موسوی پر فضیلت اچھی طرح ثابت ہوتی ہے اور بے شبہ اس
سے اسبات پر یقین کامل ہوتا ہے کہ ہر حال مین جناب
پیغمبر کے سیرت لایق شان پیغمبری اور مصداق رحمۃ
للعالمین رہے۔

۱ - جب قیدیان بدر جناب پیغمبر کے حضور پیش ہوے تو
آپنے انکی نسبت اصحاب سے استفسار کیا اور
سب نے قیدیون کی گردن مارنیکی صلاح دی جناب پیغمبر
نے اسکو ناپسند کیا اور سب کو عفو کر دیا چنانچہ کتاب
انسان العیون مین امام احمد کا قول نقل ہوا ہے
استشار رسول اللہ الناس فی اساری البدر فقال ان اللہ
قد مکنکم منہم قال فقام عمر فقال یا رسول اللہ اضرب
اعناقہم فاعرض عنہ النبی ثم عاد فقال ایہا الناس ان
قد مکنکم منہم واظہرکم علیہم فقام عمر فقال یا رسول اللہ

اضرب اعناقہم فاعرض عنہ النبی ثم عاد فقال ایہا الناس ان
قد مکنکم منہم واظہرکم علیہم فقام عمر فقال یا رسول اللہ
ذلک فقام ابوبکر فقال یا رسول اللہ نری ان تعفو عنہم
منہم وان تقبل منہم الفداء فسر ذلک رسول اللہ ما شاء اللہ
ما کان فیہ من العفو عنہم وقبول الفداء فقط
اس سے بالعموم ثابت ہوتا ہے کہ جناب پیغمبر نے سب
قیدیان بدر کی جان بخشی کی اور اونکے مقابلہ مین
بقتل کی حکایت قابل اعتبار نہین۔

۲ - اسکے علاوہ خصوص دشمنون کی جان بخشی
اور پر انعام بھی ثابت ہے چنانچہ ابو عمر جو شاعر
جو جناب پیغمبر کو بہت ستایا کرتا تھا اور مسلمانون کی
مذمت مین شعر کہا کرتا تھا اسکو جناب پیغمبر نے بخلاف قیدیان
بدر احسان رکھکر چھوڑ دیا چنانچہ اسی کتاب مین ہے
ومن رسول اللہ علی نفر من الاساری بغیر فداء منہم
ابو عمرو الجمحی الشاعر کان یوذی النبی والمسلمین بشعرہ
فقال یا رسول اللہ انی فقیر ذو عیال وحاجۃ قد علمت فتصدق
فامتن علیہ رسول اللہ۔ انتہی۔

۳ - کئی اک اہل تفسیر کے قول کے موافق آیۃ مندرجہ
ذیل کا نزول اسی واقعہ بدر مین ہوا ہے۔ اذا لقیتم
الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق
حتی تضع الحرب اوزارہا فاما منا بعد واما فداء۔
چونکہ اس آیت مین صاف حکم ہے کہ قیدیون کو چھوڑ دو
احسان رکھکر یا فدیہ لیکر اور اونکو کوئی تعزیر صورت
نہین ہے اس لئے ضرور ہے کہ قصہ قتل نضر عقبہ

بعد غزوہ بدر محض غلط اور بے سند ہے۔

۴ - قیدیان بدر سے جو احسان اور نیک سلوک جناب پیغمبر نے بدر مین کیا اور اونکی حکم سے اہل مدینہ اور مہاجرین نے جو مہمانداری اور تواضع ان قیدیونکی کی وہ اسکا عمدہ نمونہ ہے کہ جناب پیغمبر نے کبھی انتقام کشی اور کینہ وری نہین کی اور جیسا کہ انکی خلق عظیم کے شایان تھا اور آیات قرآنی مین بار بار برائی کے عوض مین بھلائی کرنے کو فرماتا تھا ویسا ہی عمل مین بھی لاتے تھے۔

پس یہہ گمان محض غلط ہے کہ نضر و عقبہ کو عداوت اور کینہ کشی سے مارڈالنے کا حکم دیا۔

چنانچہ ولیم میور صاحب تاریخ محمدی (جلد ۳ ب ۱۲) مین لکھتے ہین "کہ شام کو قیدیان بدر لائے گئے عقبہ کے دو بیٹے بدر مین کہیت رہے تھے اور سودہ قیبا عفرہ کے ساتھ ماتم پرسی کو انکی شریک ہوئی گئے تہین جب واپس آئین تو دیکھا کہ اک قیدی سہیل آنکی دروازے پر کھڑا ہے اور اسکی مشکین بندہی ہین اونھون نے تعجب کرکے چاہا کہ اسکی ہاتھ کہولدین اتنے مین محمد کی آواز آئی کہ۔ ای سودہ کیا کرتے ہو۔ اونھون نے جواب دیا کہ مجھے بے اختیار سہیل سے خطاب کیا۔ مگر ہاشا کہ جن قیدیون کی جان بخشی کی تھی تب اونسے محمد بدبختی پیش آنا چاہتی ہون بلکہ بہ بانی مہربانی پیش آنے سے انکو امید تھی کہ اونکے دل محمد اپنی طرف مایل کرین اور اونکے ایمان کیطرف

اونھین پہنچا لاوین۔ ام سلمہ بھی مکہ کے عورتون کے ساتھ عفرہ کے گھر پر جمع ہوکر رہی تھین کہ اونھین خبر ملی کہ چند قیدی انکی گھر آئی ہین وہ وہین سے محمد کیجانب چلین اور انکو عائشہ کے حجرہ مین پاکے یہہ کہا کہ۔ میری بنی عم چاہتے ہین کہ مین بعضے قیدیون کی مہمانداری کرون انکی سر مین تیل لگاؤن اور کنگھی کرون۔ الا بغیر اجازت آپکے مین یہہ جرأت نہین کیا چاہتی" محمد نے جواب دیا کہ مجھے ان مہمان نوازی کے امور مین کچھہ بھی عذر نہین اور ام سلمہ سے التجا کی کہ ایسا ہی کیجئے۔ محمد کے حکم سے اہل مدینہ اور ایسے مہاجرین نے جنکی پاس مکان تھے قیدیون کو اپنے یہان مہمان کیا اور بڑی رعایت سے پیش آئے۔

پچھلے دنون مین اک شخص انہین قیدیون مین کہتا تھا کہ خدا برکت دے اہل مدینہ کو اونہون نے ہمکو سوار کیا اور وہ خود پیدل چلتے تھے اور ہمکو گیہون کی روٹی کھلائی اور خود کھجورون ہی پر قناعت کی۔ اسی وجہ سے اسنات کا کچھہ تعجب نہین کہ جب کچھ عرصہ بعد ان قیدیون کے دوست انکو فدیہ دیکے چھڑانے آئے تو کئی اک قیدیون نے جنکی ایسی خاطر و تواضع ہوی تھی اپنی آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور انکو نبی نے بغیر فدیہ لئے چھوڑدیا یہہ واقعہ اسکے قبل کا ہے جب قریش نے مدینہ مین آنیکا اور اپنی رشتہ دارون کو فدیہ دیکے چھڑانے کا قصد کیا۔ ان قیدیون سے طرح مہربانی سے پیش آنا

ورسہ ورانگ رہا اور اس سے ان لوگون کو بھی حسن
ظن ہوگیا جو اسلام کو دفعتاً قبول نکرتے - انتہیٰ
یہہ اک عمدہ شہادت ہو نہ صرف اک غیر مسلمان شخص کے
ہی بلکہ اک مخالف عیسائی کے ہی اچھی طرح ثابت کرتی ہی
کہ قیدیان بدر سے جناب پیغمبر کریمانہ اخلاق اور نہایت
مروت اور شرافت سے پیش آئے اور ان مخالفون
کی عداوت اور شرارت کے مقابلہ مین انکی برائیون کو
محاسن اخلاق سے بدل دیا اور ٹھیک ٹھیک اس
آیت کی پوری تعمیل کی لایستوی الحسنۃ ولا السیئۃ
ادفع باللتی ہی احسن - فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ
کانہ ولی حمیم - یعنی برائی کے عوض مین بھلائی کرو
پھر دیکھو جو دشمن ہے وہ بھی دوست بنجاتا ہی -
اور اسی سے ہم قیاس کرسکتے ہین کہ عقبہ اور نضر
کو عداوت اور کینہ کشی سے قتل کرانا محض اک تہمت
نالائق ہے کیونکہ ایسی حرکت جناب پیغمبر کے اخلاق عظیم
اور سیرت عام کے خلاف ہے -

۵ - جبکہ اہل سیر نے اپنے دستور کے موافق تمام روایات
پر جو غزوہ بدر کے باب مین مروی ہین جمع کرکے اپنی
نظر کی تو انکی مضمون کو ترتیب دی یعنے نضر اور عقبہ کو
قتل کئے جانے کی روایت بھی پائی اور لکھا کہ معلوم ہوتا
ہے کہ قیدیان بدر مین سے بعضے فدیہ لیکر چھوڑ دیئے
بعضون پر احسان رکھکر چھوڑ دیا گیا بعضے مرگئے
اور بعضے قتل ہوئے چنانچہ انسان العیون مین ہے

فعلم ان اسری بدر منہم من فدی ومنہم من خلی سبیلہ
من غیر فداء وہو ابو العاص والمغیرۃ ووہب بن عمیر
ومنہم من مات ومنہم من قتل وہو النضر بن الحارث وعقبۃ
بن ابیط - انتہیٰ - مگر ظاہر ہے کہ اس قسم کے روایت
جو بسند یا بغیر واحد ہون اور نیز اصول ثابتہ اور مسلم حقیقون
کے خلاف پائی جاوے لایق اعتبار نہین ہوسکتی
مخصوصاً جبکہ ہم انمین بھی اختلاف پاتے ہین چنانچہ
نضر بن الحارث کے مقام قتل مین اختلاف ہے -
واقدی مین عثیل لکھا ہے اور ہشامی کے روایت
مین صفراء ہی اور عقبہ کے قاتل مین اختلاف ہے
کہ عاصم بن ثابت نے قتل کیا یا علی نے اور نیز اس مین بھی
اختلاف ہے کہ وہ قتل ہوا یا مصلوب - دیکھو
انسان العیون جلد ۲ ص ۳۱۰ پس قطع نظر اور
سب دلیلون کے یہہ اختلافات بھی اس طرح کے بے
اعتبار ہونے کے لئے کافی ہین -

اعتراض ۳ پر مدینہ مین مراجعت کرآنے کر
بعد عصمہ بنت مروان جسنے محمدؐ کے ہجو کی تھی یا تو محمدؐ
کے حکم یا تو اسکے اشارہ و آگاہی سے عمیر بن ادیج کے
ہاتھون رات کے وقت اپنی خوابگاہ مین مقتول ہوے -

جواب یہہ بات تو محض افترا و سراپا بے ثبوت ہی
کہ مصمار کا قتل جناب پیغمبر کے حکم یا اشارہ و اطلاع
سے تھا خود ان الفاظ کا اضطراب ہی اسکے جھوٹ
ہونے کی دلیل ہے - عمیر ایک شخص جو قاتل مصمار ہی

نمبر ۳۴

اس عورت کا پہلا شوہر بھی ایسا ہی وہابی تھا اسکی عداوت
کی ہوگی (دیکھو ویل۔ جلد ۱ صفحہ ۱۸۴) یہ ممکن
ہے کہ معاصی کے بجوا ثر اشارت سے مسلمانون اور جناب
پیغمبر کو بھی رنج اور آزردگی ہوئی ہو مگر اسکا مقتضی یہ
نہین ہے کہ اسکا قتل بھی ان کے اشارہ سے ہوا ہو
حالانکہ انکو تو عموماً عفو و بخشش کا حکم تھا۔
(۱) لاتزال تطلع علی خائنۃ منہم (الا قلیلا منہم) فاعف
عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین ۔ مائدہ
(۲) قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ
(حاشیہ) یہ بھی ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ عمیر قاتل عصماء اک
نابینا شخص تھا (میور جلد ۳ ص ۱۳۱) پھر یہ بات بھی
کسیقدر تعجب سے خالی نہین ہے کہ باوجود عداوت اور
مغایرت کے ایک اندھا دوسرے کی گھر مین دخل پاجائے اور
اک عورت کے قتل کا اُسے موقع ملجائے اور پھر سلامت
بھی چلا آوے۔ پس ہمکو اصل قتل مین بھی بدیہی
واقعات کے لحاظ سے شک ہے اور مخالفون کو بدگمانی
تو بالکل باطل اور غیر معتبر ہے فقط ۔ ۱۲ آئندہ ۔

تقیۂ جواب نیاز نامہ مولفۂ پادری صفدر علیصاحب

اب یہان وہ قول پادری صاحب کا قابل ملاحظہ ہے
جو صفحہ ۳۰ مین لکھا ہے وہ یہ ہے ۔
ای عزیز خدا شما کز کجائی ہمہ از خدای رحیم الرحمان
جمعہ شما کی جائی او بہتر تو جانتا ہے اپنی رحمت

اور شفقت اطلاع ظاہر کری کہ اون کے قتل کرنے اور گھر
دیہ اور اون کے بال بچون کو لونڈی غلام بنانے کا حکم دی
اچھا ہے مین کہتا ہون کہ اہل دانش جب توریت کے مقامات
مذکورہ کو دیکھکر پادری صاحب کے اقوال کو ملاحظہ کرینگے تو
بے تامل کہہ اٹھینگے کہ پادری صاحب خود اپنے نیکی رسیخ
و بنیاد کو کھو رہے ہین اور توریت کے کلام الٰہی ہونے
سے انکار کرتے ہین کیونکہ پادری صاحب کے نزدیک جب
شریعت محمدیہ کی احکام جدال و قتال خدا کیطرف سے
نہین ہوسکتے تو پھر شریعت موسویہ کی احکام جو بدرجہا سخت
محمدیہ سے سخت ہین کیونکر خدا کیطرف سے ہوسکینگے۔
جب بال بچون کا لونڈی غلام بنانا خدا کا حکم نہین
ہوسکتا تو پھر اون بیچارون کا قتل کرنا جیسا کہ توریت کا
حکم ہے کیونکر حکم خدا ہوسکتا ہے۔ ناظرین وہ میرا مقولہ
یاد کرین کہ پادری صاحب کو وقت تحریر کے یہہ مضمون
مدنظر رہا ہے ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی ؛ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد۔
مگر افسوس وہ مشت خاک ہی بر باد ہوی رقیبون کو تو ہم
ہی نہ آئی دیکھئے خداوند کریم اپنے سچے دین کی متبعین کو
کیسا بچا کرتا ہے اور مخالفون کو خود اونہین کی زبانی
اونہین الزام دیتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک نیز
پادری صاحب کے قول مذکور کے جواب مین ہم یہ بات ثابت کرچکے
کہ توریت و انجیل کلام خدا نہین ہوسکتی تو اون کے اقرار سے
اون کے دین کی بیخ و بنیاد اکھڑ گئی اور اظہار اسکا بھی نقصان

ہنوا کیونکر اوس مقدمہ کو ہم تسلیم نہین کرتے بلکہ زیادہ
صاحب کے بیانات مین سے سمجھتے ہین جب وہ ہمارے
اس مقدمہ کو مدلل کرینگے تو ہم بھی جواب الجواب مین
دیکھ لینگے۔ **قول ششم** صفحہ ۳۲ مین
پادری صاحب جہاد موسوی اور قتال محمدی مین یہ فرق
بیان کرتے ہین کہ۔ کتاب مقدس مین کسی مقام پر
حضرت موسیٰ اور یوشع اور داؤد وغیرہ کو نہین فرمایا کہ
تم کنعانیون کو دعوت کرو اور اگر نہ مانین تو اونہین قتل
کرو ایک اشارہ بھی کسی جگہ نہین ہے کہ کسی کو زبردستی
و جبراً دیندار بناؤ بلکہ جب کنعانی شرارتون مین بڑھ گئے اور
انواع و اقسام کے نافرمانیان کرنے لگی اور اپنی خدا سے
سرکشی اور نافرمان ہوگئے اسوقت اللہ تعالیٰ نے بنی
اسرائیل کو حکم دیا کہ سبکو قتل کر ڈالین پس ظاہر ہوا کہ جہاد
محمدی کو جہاد بنی اسرائیل سے کچھ مناسبت نہین مجرم
اور مفسد کو سزا دینا انصاف ہی مگر کسی کو زبردستی کے
کتاب یا نبی کو منوانا ظلم ہی ہے۔ ملخصاً مین کہتا ہون کہ
پادری صاحب کو جاہلون کا بہکانا اور لڑکون کو پھسلانا
خوب آتا ہے ایصاحب یہہ فرق تو تین سے ساٹھ کا
معلوم ہوتا ہے اب بغور متوجہ ہوکر جواب سنیئے اولاً یہہ
یہہ فرق آپکا بنا فاسد علی الفاسد ہی چونکہ آپکے خیال
خام مین یہہ سمایا ہے کہ اسلام مین جبر اور قہر و سامان
کرنا واجب ہے اس لئے ایسے بیہودہ توہمات آپ
شروع نوشتہ مین جب ہم ثابت کر چکے کہ یہہ محض افترا ہے

فرمان موجود ہے کہ بیشک نہین ہوا کہ جبراً کسی
کسی کو مسلمان کرنا جاہا ہو کسی کو مرعوب اسلام بنانا تو
پادری صاحب کا یہہ فرق بالکل مسلم و بہم ہو گیا
اور پادری صاحب مذہب جاننا چاہتے ہین کہ جب فرض سے فرض
موسیٰ اور یوشع وغیرہا نے جہاد کیا تو کسی فرض سے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خادمون نے
قتال کیا ثانیاً یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ کتاب مقدس مین
حضرت موسیٰ وغیرہ سے یہہ نہین فرمایا کہ کنعانیون کو
دعوت کرو الخ مین آپ سے پوچھتا ہون کہ حضرت موسیٰ
وغیرہ کنعانیون کی طرف مبعوث ہوئے تھے یا نہین اگر
مبعوث نہین ہوئے تھے تو کنعانیون کو حضرت موسیٰ کا
اور توریت کے احکام پر عمل کرنا کچھ ضروری نہ تھا پھر سبب
ثابت کے اونکو مجرم قرار دینا اور سرکش بنانا ظلم ہے
اور حضرت موسیٰ اونکی ہدایت کے لئے آئے تو انکو
ہدایت کرنا اور ایمان کیطرف بلانا فرض تھا اب خواہ
کہ اونہون نے کنعانیون کی دعوت کی یا نہین اگر
دعوت نہین کی تو کنعانیون کا کچھ قصور نہین بلکہ حضرت
موسیٰ کی طرف قصور عاید ہوتا ہے کہ جس فرض کے لئے
وہ مبعوث ہوئے تھے وہ اون سے پورا نہین ہوا اب
کنعانیون کو نافرمان اور سرکش اور باغی کہنا محض بیجا
ہے ہر شخص جانتا ہے کہ نافرمان اور سرکش اوسیکو کہتے ہین
کہ حاکم نے کوئی حکم اوسپر بجا لانا کیا اور اوس نے فرمانروا
کے حکم کی تعمیل نہ کی جب تک کوئی حکم حاکم نہین آیا یا آیا مگر وہ نہ ملنے سے